سوال

(43) ایک عورت عارضہ دوران سر میں بتلا ہے، جس کی وجہ سے طاقت الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت عارضہ دوران سر میں بتلا ہے، جس کی وجہ سے طاقت سفر کی نہیں رکھتی اور اس کو مقدور حج کرنے کا ہے اور محرم بھی اپنے ہمراہ لے جاسکتی ہے مگر اپنے عارضہ سے مجبور ہے، پس اس پر بالفعل حج فرض ہے یا نہیں؟ بینو توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ ہرگاہ وہ عورت بعارضہ دوران سر بتلا ہے، اور طاقت سفر کی نہیں رکھتی، بالفعل حج اس پر فرض نہیں اور جو ابتداء بلوغ سے مقدور زاد دراحلہ وصحت بدن اور محرم ساتھ لے جانے کے واسطے رکھتی تھی اور خرچ راہ محرم کے لیے بھی رکھتی تھی اور پھر باوجود شرائل حج کے پہلے حج کرنے کا اس کو اتفاق نہ ہوا اور اب وہ مرض میں گرفتار ہوگئی تو اس پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے حج کرادے یا وصیت کرے کہ بعد میرے حج کرادینا میرے مال مملوکہ سے اور جو اپنے روبرو زندگی میں حج نہ کرایا اور نہ وصیت کی حج کرانے کی تو گنہگار ہوگی۔

((اما شرط وجوبہ فمنھا الاسلام ومنھا العقل والبلوغ والحریۃ ومنھا القدرۃ علی الزاد والراحلۃ ومنھا سلامۃ البدن ومنھا امن الطریق ومنھا المحرم للمرأۃ شابۃ کانت او عجوزۃ وجود المحرم شرط لوجوب الحج ام لادائہ بعضھم جعلوہ شرط للوجوب وبعضھم شرطا للاداء وھوا الصحیح وثمرۃ الخلاف فیما اذا ماتت قبل الحج فعلی قول الاولین لا یلزمہ الوصیۃ وعلی قول الاخرین تلزمہ کذافی النہایۃ ہکذافی العالمگیریہ واللہ اعلم)) (حررہ سید محمد نذیر حسین عفی عنہ، فتاوی نذیریہ ج ۲ ص ۱۲۲ طبع لاہور)

’’حج کے واجب ہونے کی شرطیں یہ ہیں، مسلمان ہو عاقل ہو، بالغ ہو، آزاد ہو، سواری اور خرچ ہو، تندرستی ہو، راستہ پر امن ہو اگر عورت ہو تو ساتھ محرم ہو، خواہ عورت جوان ہو یا بوڑھی اور عورت کے لیے محرم کا وجود واجب ہونے کے لیے شرط ہے یا حج کے ادا کرنے کے لیے بعض نے وجوب کے لیے شرط قرار دیا ہے اور بعض نے ادا کے لیے اور یہی صحیح ہے اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر حج کرنے سے پہلے مرجائے تو اس کو پہلے قول کے مطابق وصیت کرنا ضروری نہ ہوگا۔ اور دوسرے قول کے مطابق اس کو وصیت لازم ہوگی۔

(نہایہ اور عالمگیری میں بھی اسی طرح ہے، واللہ اعلم)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

جلد08ص59

محدث فتویٰ